

سلاطین ممالیک چرآکسیہ کی سیاسی سرگرمیاں

Political Activities of Salatin Mamalik-e-Jaraksiya

Dr. Samina Saadia

Assistant Professo, Sheikh Zayed Islamic Centre, PU, Lahore

Email: samina.szic@pu.edu.pk

ORCID: <https://orcid.org/0000-0003-2891-5678>

ABSTRACT:

In the time of Ayubian, the influence of the slaves, known as the Mamalik-e-Jaraskiya, increased. King Mansour bought many slaves and trained them as militant. With the passage of time their interference in the affairs of Kingdom was increased. As a result, in 5 AH, the government was shifted to the Mamalik-e-Jaraskia of Jaraskiya. There were some emperors of the Kingdom of Jaraskiya who considered Egypt as their real homeland and took special care of its welfare. But most of the sultans were very cruel. They violated the political rights of the people and imposed illegal taxes on them. Contrary to the political situation, literature was very popular in Egypt during this period. These Sultans spread a network of mosques, madrassas and universities in Egypt.

Keywords: Mamalik-e-Jaraskiya, Political Situation, Egypt, Welfare.

قبل از اسلام اقوام عالم میں غلاموں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ان کے بارے میں ان کے آقاؤں کے رویہ کی نہایت بھیانک اور گھناؤنی تصویر نظر آتی ہے۔ ان اقوام میں غلاموں کو حقیر اور ادنیٰ درجے کی مخلوق تصور کیا جاتا تھا جن کا کام محض اپنے آقاؤں کی خدمت بجالانا تھا۔ انہیں انسان نہیں بلکہ محض جنس تجارت خیال کیا جاتا تھا، ان پر فرائض اور ذمہ داریوں کا ایک کمر شکن بار تھا مگر ان کے حقوق بمنزلہ صفر تھے۔ طلوع اسلام کے بعد غلاموں کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوا۔ جس کے نتیجے کے طور پر وہ محض جنس تجارت نہ رہے بلکہ پہلی بار انسانیت کے حقوق اور احترام سے بہرہ ور ہوئے۔ مسلمانوں کی سیاسی و علمی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی بدولت انسانیت کا یہ مظلوم ترین طبقہ ان بلند ترین مناصب تک پہنچا جن پر آزاد مسلمانوں کی رسائی ان کے اپنے عہد اقبال و عروج میں بھی

آسان نہ تھی۔ اس کی مثال عہد وسطیٰ میں ہندوستان میں خاندانِ غلاماں اور مصر و شام میں ممالیک کی حکومت تھی۔ مصر و شام میں ممالیک بحریہ اور ممالیک چرکسیہ نے تقریباً ڈھائی سو سال تک حکومت کی۔

مصر میں ممالیک کا سیاسی ارتقاء

عہدِ وسطیٰ میں مصر میں غلاموں کی تجارت عروج پر تھی۔ دور دراز کے علاقوں سے بچے اور نوجوان مصر لائے جاتے جہاں ان کی خرید و فروخت کے لیے باقاعدہ منڈیاں قائم تھیں۔ غلاموں کی خرید و فروخت کرنے والے تاجر خریداروں کے سامنے ان کے محاسن و اوصاف بیان کرتے۔ چنانچہ بادشاہ، امراء اور وزراء ان غلاموں کو مہنگے داموں خرید لیتے۔ علامہ مقریزی کے مطابق اس عہد میں غلامی کے رواج کے دو اہم اسباب تھے:

۱۔ غلامی کے پھیلنے کا ایک بڑا سبب اس دور میں قحط اور وباؤں کی کثرت اور اس کے نتیجے کے طور پر مہنگائی کا بڑھ جانا تھا۔ ضروریات زندگی کے فقدان کے باعث بہت سے لوگ اپنے بچوں کو فروخت کر دیتے۔

۲۔ دوسرا بڑا سبب اس دور میں ہونے والے تاتاری حملے تھے۔ ان حملوں اور قتل و غارتگری کے باعث بہت سے بچے یتیم ہو جاتے اور بہت سے لوگ قیدی بنا لیے جاتے۔ پھر انہیں غلام بنا کر فروخت کر دیا جاتا۔¹ یہی وجہ تھی کہ اس دور میں غلامی کا رواج بہت بڑھ گیا تھا۔ ان غلاموں میں ترکی، جرکسی، رومی اور فارسی النسل غلام شامل ہوتے۔ پہلا بادشاہ جو ان غلاموں کو مصر لایا اور ان سے عسکری خدمات لیں وہ بقول قلعشندی احمد بن طولون تھا۔² ابن ایاس نے بھی تاتاری مصر میں یہی رائے پیش کی ہے۔³

ایوبین عہدِ حکومت میں الملک الصالح نجم الدین بن ایوب نے اپنی بادشاہت کو مضبوط کرنے کے لیے کثرت سے ترک غلام خریدے اور انہیں عسکری تربیت دی۔ یہ غلام فطری طور پر غارتگر تھے۔ شہروں میں دغا فساد کرتے اور تاجروں کا مال و اسباب لوٹ لیا کرتے۔ چنانچہ عوام الناس کو ان کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے بادشاہ الصالح نجم الدین نے شہر سے باہر مقیاس کے جزیرہ روضہ پر ان کے قیام کے لیے قلعہ تعمیر کروایا اور ان کے شہروں میں آنے پر پابندی لگا دی۔ ان ممالیک کا نام نجم الدین نے بحریہ رکھا۔⁴

نجم الدین ایوبی کے عہد میں ممالیک بحریہ کا اثر و رسوخ روز بروز بڑھتا گیا۔ ۶۳۷ھ میں فرانس کے بادشاہ نے جب مصر پر حملہ کیا تو ان ممالیک نے جرأت و بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے اسے شکست دی۔ اسی جنگ کے دوران بادشاہ الملک الصالح نجم الدین وفات پا گیا۔ چنانچہ امراء ممالیک نے باہم مشورے کے بعد اس کے بیٹے توران شاہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔ توران شاہ نے مملکت کے استحکام کے لیے امراء ممالیک سے استعانت طلب کرنے کی بجائے ان سے مخالفت اور معاندانہ رویہ اختیار کر لیا۔ اس بنا پر ممالیک نے اسے قتل کر کے اس کی ماں شجرۃ الدر کو منصب

حکومت پر فائز کر دیا۔ خلیفہ وقت نے عورت کی حاکمیت کی مخالفت کرتے ہوئے ممالیک کو منع کر دیا کہ وہ کسی عورت کو حاکم بنائیں۔ چنانچہ امراء اور قضاۃ نے باہم مشورے کے بعد عزالدین ایک کو سلطان مقرر کر دیا۔ چنانچہ ربیع الآخر ۶۲۸ھ میں حکومت ایوبین کے ہاتھوں سے نکل کر ممالیک بحریہ کے ہاں منتقل ہو گئی۔ جو ۶۲۸ھ سے لے کر ۷۸۲ھ تک قائم رہی۔⁵

ممالیک چراسیہ کا عہد حکومت

ممالیک چراسیہ مملکت خوارزم میں رعایا کے لوگ تھے۔ سلاطین بحریہ میں سے منصور قلاوون نے اپنی سلطنت کے استحکام کے لیے ان ممالیک کی کثیر تعداد کو بلاؤ چرکس سے خرید کر انہیں تہذیبی اور عسکری تربیت دی۔ ان کی تعداد تین ہزار سات سو تھی۔ سلطان منصور نے انہیں قلعہ الجبل میں ٹھہرایا اور ان کا نام برجیہ رکھا۔⁶ مرور ایام کے ساتھ ممالیک چراسیہ کی تعداد بھی بڑھتی گئی اور امور سلطنت میں ان کے اثر و نفوذ میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ سلاطین بحریہ میں سے سلطان ملک الناصر کے بعد مصر و شام میں انتشار اور بد امنی پھیل گئی۔ شہروں میں فسادات کی کثرت ہو گئی۔ ممالیک بحریہ کا آخری بادشاہ الحاج بن شعبان تھا۔ جب اس نے زمام سلطنت ہاتھ میں لی تو اس کی عمر صرف گیارہ برس تھی۔ مملکت کی انجام دہی کے لیے برقوق کو اس کا معاون مقرر کیا گیا جو کہ چرکسی النسل تھا۔ برقوق نے سلطنت سے فتنہ و فساد کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر بحری قزاقوں اور صحرائی راہزنوں کو مودب کیا۔ بعد ازاں برقوق نے امراء ممالیک کے ساتھ مل کر الحاج بن شعبان کو تخت سلطنت سے اتار دیا اور زمام سلطنت خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔⁷ چنانچہ ۷۸۲ھ میں بادشاہت ممالیک بحریہ سے ممالیک چراسیہ کو منتقل ہو گئی۔⁸ سلطان برقوق عثمانی نے ممالیک چراسیہ کی حکومت کی بنیاد رکھی۔ جو ۷۸۲ھ میں قائم ہوئی اور ۹۲۳ھ میں عثمانی ترکوں کے ہاتھوں زوال پذیر ہوئی۔ ممالک چراسیہ نے کل ۳۵ سال حکومت کی۔ ممالیک چراسیہ کے سلاطین کی تعداد ۲۴ تھی۔ ان سلاطین میں سے آٹھ حکمرانوں نے نہایت مستحکم سلطنت قائم کی۔

ممالیک چراسیہ کا دور بد امنی فتنہ و فساد، قتل و غارتگری کے باعث ایک بدترین دور تھا۔ اکثر سلاطین ظالم، سفاک، حریص، شراب نوشی کے عادی، عربی زبان سے نابلد اور جاہل تھے۔ مال جمع کرنے کے لالچ میں ان سلاطین نے عوام کو بھاری ٹیکسوں کا تختہ مشق بنایا۔ ان کے دور میں ملک پر آفاتِ سماوی بھی نازل ہوتی رہیں۔ کئی بار طاعون کی وبا پھوٹی اور قحط رونما ہوئے۔ بد امنی کے باعث جابجا ڈاکو اور لٹیرے پیدا ہو گئے۔ الغرض ممالیک چراسیہ کا عہد اہل مصر کے لیے آزمائش کا سخت ترین دور تھا۔

ممالیک چراسیہ کے عہد کی خوبیاں

عہدِ ممالیک چراسیہ میں مصر کا سیاسی نظام حد درجہ ابتری اور بد نظمی کا شکار رہا۔ امراء ممالیک ہر وقت باہم برسرِ پیکار رہتے تھے۔ عوام الناس بے شمار مصائب کا شکار اور ان حکمرانوں سے سخت نالاں تھے۔ مصیبت بالائے مصیبت آفاتِ سماوی تھیں جو وباؤں اور قحط کی صورت میں عذابِ الہی بن کر نازل ہوتی رہتیں۔

ممالیک چراسیہ کے اکثر سلاطین جاہل، دین سے بے بہرہ اور جابر و متشدد حکمران تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے جو علم و ادب کے شائق اور عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنے والے تھے۔ انہوں نے مملکتِ مصر کی حفاظت کے لیے بیرونی حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور مصر کے دفاع میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

ذیل میں سلاطین ممالیک چراسیہ کے کارہائے نمایاں اور ان کی سیرت و کردار سے متعلق چند اچھے پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۱۔ تاتاری حملوں کا مقابلہ

عہدِ وسطیٰ میں تاتاری وسطِ ایشیا سے سیلِ عرم کی مانند اٹھے اور قتل و خونریزی کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا۔

تاتاری یورشِ عالمِ اسلام کے لیے واقعی ایک بلاءِ عظیم تھی۔ تقریباً تمام عالمِ اسلام اس فتنہ جہاں سوز کی لپیٹ میں آگیا تھا۔ ۶۵۶ھ میں تاتاریوں نے عراق پر حملہ کر دیا اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ عراق کو تباہ و برباد کرنے کے بعد انہوں نے مصر کا رخ کیا۔ مصر پر اس وقت ممالیک کی حکومت تھی۔ ممالیک بحریہ اور بعد ازاں ممالیک چراسیہ دونوں نے تاتاری حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ ممالیک بحریہ میں سے الملک المظفر، الظاہر بیبرس اور منصور قلاوون⁹ کے تاتاریوں کے ساتھ بڑے بڑے معرکے ہوئے زیادہ تر معرکوں میں ممالیک مصر کو کامیابی ہوئی۔

ممالیک چراسیہ کے سب سے پہلے بادشاہ برقوق کے زمانہ میں تاتاریوں کا ایک نہایت شقی القلب بادشاہ تیمور لنگ تھا۔ جس کی تلوار سے بادشاہتوں اور سلطنتوں کی بساط الٹ رہی تھی۔ سلطان برقوق تیمور لنگ کی فتوحات سے آگاہ تھا۔ چنانچہ اس نے تیمور لنگ کے مصر پر حملہ کرنے سے قبل ہی اس کے مقابلے کے لیے ایک لشکرِ جرار تیار کر لیا۔ سلطان برقوق کی تیاریوں سے گھبرا کر تیمور نے مصر پر حملے کا ارادہ ترک کر دیا۔¹⁰

سلطان برقوق کے جانشین ناصر فرج بن برقوق کے دورِ حکومت میں تیمور نے شام کے شہروں حلب اور دمشق پر حملہ کر کے تمام مردوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا۔¹¹ تاہم اسے مصر پر حملہ کرنے کی پھر بھی جرأت نہ ہوئی۔

۲۔ فرنگی حملوں کی روک تھام

مملوک سلاطین نے فرنگی حملوں کی روک تھام میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ ممالیک بحریہ میں سے ظاہر بیبرس اور منصور قلاوون نے فرنگی حملوں کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے مصر اور شام کے ساحلی علاقوں سے ان کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ ممالیک بحریہ کی طرح ممالیک چراسیہ نے بھی فرنگیوں کے خلاف اپنی مہم جاری رکھی۔ ان کا ایک اہم کارنامہ قبرص کی فتح تھا۔ اس جزیرہ کے عیسائی مسلمانوں کے لیے ایک مصیبت بن گئے جو شام کے ساحل کو اپنے بحری حملوں کا نشانہ بناتے رہے۔

سلطان اشرف برسبای نے ۱۴۲۶ء بمطابق ۸۲۹ھ میں قبرص کو فتح کر کے اس خطرے کو دور کر دیا۔¹² قبرص کے بادشاہ نے ۸۶۳ھ میں مصر کے بادشاہ الاشرف اینال سے دشمنوں کے خلاف مدد طلب کی چنانچہ سلطان اشرف اینال نے امیر یونس الدوادار کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا۔ لیکن لڑائی کی نوبت پیش نہ آئی اور لشکر بغیر کسی نتیجے کے واپس لوٹ آیا۔¹³

اشرف قلیتباہی کے عہد حکومت میں فرنگیوں نے مصر کی شمالی سرحدوں پر مار دھاڑ شروع کر دی۔ وہ تاجروں کا تمام مال و اسباب لوٹ لیتے اور انہیں قید کر دیتے۔ ۸۸۰ھ میں انہوں نے اسکندریہ پر حملہ کر کے بہت سے تاجروں کو قیدی بنالیا۔ اس کے جواب میں سلطان نے اسکندریہ کے تمام فرنگی تاجروں کو قید کر لیا۔¹⁴

اشرف غوری کے عہد میں پرتگالیوں نے مصر کو نقصان پہنچانے کی کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ۱۴۹۸ء میں پرتگال کے ایک ملاح واسکو ڈے گاما نے اس امید کی راہ سے براعظم افریقہ کے گرد گھوم کر بحر ہند اور بحیرہ عرب کے ساحلوں تک پہنچنے کا بحری راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے بعد پرتگیزی مصر اور ہندوستان کی تجارتی کشتیوں پر حملے کرنے لگے۔ اشرف غوری نے پرتگیزیوں کے حملوں کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔¹⁵

۳۔ مملکت مصر کی توسیع اور اس کا دفاع

اگرچہ مصر مملوک سلاطین کا وطن حقیقی نہیں تھا اس کے باوجود انہوں نے مصر کی حفاظت اپنا وطن حقیقی سمجھ کر کی۔ مصر کی طرف اٹھنے والے ہر طوفان کا انہوں نے بے جگری سے مقابلہ کیا۔ تاتاریوں کی یورش ہو یا فرنگیوں کی یلغار، صحرائی ڈاکوؤں کی لوٹ مار ہو یا بحری قزاقوں کے حملے، ہر ایک فتنے کے سامنے ڈٹ گئے اور پوری کامیابی سے ان کا مقابلہ کیا۔ اس میں تعجب کی بات نہیں اس لیے کہ وہ بچپن میں مصر لائے گئے یہیں پران کی پرورش اور عسکری تربیت ہوئی۔ لہذا انہوں نے مصر اور دیگر شہروں سے اسی طرح محبت کا ثبوت دیا جیسا کہ وطن حقیقی سے محبت کا

ثبوت دیا جاتا ہے۔ ان کے دور میں تمام عالم میں مصر کی حکومت کا چرچا پھیل گیا تھا۔ اور مصر کی حکومت بلادِ مغرب تک پھیل گئی تھی۔

۴۔ ممالیکِ چراسیہ کی سخاوت و فیاضی

ممالیکِ چراسیہ کے سلاطین اور امراء نے اپنی چیرہ دستیوں اور جبر و استبداد کے باوجود عوام الناس کی فلاح و بہبود کا خیال رکھا۔ ان کے لیے بے شمار مدارس، مساجد اور ہسپتال وغیرہ تعمیر کئے۔ وہ مدارس و مساجد اور جوامع کے قیام کے لیے اپنی اراضی و اموال وقف کر دیا کرتے تھے۔ ان اعمالِ خیر کو وہ اپنی ظلم و زیادتی اور دیگر گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے۔ قحط اور وباؤں کے دنوں میں بالخصوص غرباء کے کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کئی کئی ہزار دینار فقراء و مساکین میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ مورخین کے مطابق:

جب سلطان برقوق بیمار ہوا تو اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں تقربِ الہی کی خاطر علماء اور فقراء پر پچاس ہزار دو سو دینار صدقہ کیے نیز اس نے جیزہ میں ایک زمین وقف کی جس سے حجاز جانے والے حجاج کرام فائدہ اٹھاتے تھے۔ سلطان کے حکم سے ہر رمضان میں روزانہ تیس ہزار گائیں ذبح کی جاتیں اور ایک ہزار روٹیاں فقراء میں تقسیم کی جاتیں۔¹⁶

۸۲۱ھ میں بلادِ مصریہ میں طاعون کی وبا پھیلنے سے مہنگائی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔ ان ایام میں سلطان المؤید نے کثیر مقدار میں گائیں ذبح کیں اور غرباء میں تقسیم کیں۔¹⁷

۸۷۹ھ میں سلطان قلیتبای نے مسجد عمرو کی مرمت کروائی اور اس میں تیس صوفیہ کرام کو ذکر و اذکار اور درس و تدریس کے لیے متعین کیا۔ اس نے ان صوفیہ کے لیے مسجد کے نواح میں گھر تعمیر کروائے اور ان کے لیے بعام، زیتون کا تیل اور صابن وغیرہ بھی فراہم کیا۔¹⁸

سلطان قلیتبای نے ۸۸۶ھ میں مسجد نبوی کی تجدید اور تزئین و آرائش پر ایک لاکھ دینار صرف کیے۔¹⁹ ۸۸۵ھ میں سلطان قلیتبای نے ادائیگی حج کے موقع پر دو مدارس ایک مکہ مکرمہ میں مسجد حرام سے اور دوسرا مسجد نبوی سے ملحق قائم کیے۔ اور ان میں طلبہ کے لیے تعلیم کا بندوبست کیا۔ اس موقع پر علامہ شمس الدین سخاوی بھی ان کے ہمراہ تھے۔²⁰

سلطان غوری نے ۹۱۲ھ میں یوم عاشوراء کے موقع پر فقراء میں کئی ہزار دینار تقسیم کئے۔²¹ سلطان سلیم کے لشکر سے مقابلہ کے لیے طومان بای کو اس کے امراء نے مشورہ دیا کہ وہ بھی اشرف قلیتبای اور سلطان غوری کی طرح عوام الناس پر ٹیکس عائد کرے۔ لیکن طومان بای نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنے عہد میں کبھی بھی ظلم نہیں کروں

گا۔ اس پر عوام الناس نے طومان بای کا شکریہ ادا کیا اور اس کے لیے دعائے خیر کی۔²²

ممالیک چراسیہ کے عہد کی خامیاں

ممالیک چراسیہ کا عہد بحیثیت مجموعی بدامنی اور فتنہ و فساد کا ایک پُر آشوب دور تھا۔ لوٹ مار اور قتل و خونریزی گویا کہ ان ممالیک کا مشغلہ بن گیا تھا۔ بعض سلاطین ظلم و جور اور سفاکی میں انتہا تک پہنچ گئے تھے۔ ممالیک چراسیہ کی ان بد اعمالیوں کا نتیجہ تھا کہ اس عہد میں مصر پر آفاتِ سماوی بھی نازل ہوتی رہیں۔ وقتاً فوقتاً رونما ہونے والے قحط، طاعون اور دیگر وباؤں نے اہل مصر کی زندگی مزید اجیرن کر دی تھی۔ ذیل میں ممالیک چراسیہ کے سلاطین کی کمزوریوں اور اس عہد کے منفی پہلوؤں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

۱۔ عوام الناس کے سیاسی حقوق کی پامالی

بادشاہ اور عوام کی مثال جسدِ واحد میں سر اور اعضاء کی مانند ہے۔ بادشاہ رعایا کی تمام ضروریات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ممالیک چراسیہ کے سلاطین عوام کو وہ حقوق نہ دے سکے جو ان کی ذمہ داری تھی۔ طبقہ ممالیک نے اپنے آپ کو طبقہ عوام سے بالکل جدا رکھا۔ عوام کو انہوں نے فوج اور سیاست سے بالکل الگ رکھا۔ اگرچہ بعض جنگوں میں عوام بھی لشکر کے ساتھ شریک ہوئے مگر ان کی حیثیت محض رضا کارانہ تھی۔ عوام کے لیے ان سیاسی مناصب تک پہنچنا بہت مشکل تھا جن پر ممالیک امراء فائز تھے۔

وظائف بھی صرف قضاۃ یا عسکری طبقہ یعنی امراء ممالیک کے لیے مقرر تھے۔ اس کے باوجود کوئی سلطان خود ذاتی طور پر بھی مدارس و جوامع کے لیے وظائف مقرر کر دیتا۔ جہاں تک اراضی اور اقطاعات کے نظام کا تعلق ہے تو سب سے پہلے سلطان اپنے لیے مخصوص کر لیتا اور بقیہ اراضی امراء اور لشکر پر حسبِ مراتب تقسیم کر دیتا تھا۔ عوام پر اراضی کی ملکیت حرام تھی۔²³

۲۔ ناجائز ٹیکسوں کی وصولی

ممالیک سلاطین نے تاجروں، صنعت کاروں اور حرفت کاروں پر بھاری ٹیکس عائد کر رکھے تھے۔ اس کے علاوہ لشکر کشی کے مواقع پر عوام سے مزید ٹیکس وصول کیے جاتے تھے۔ ۷۸۹ھ میں سلطان برقوق نے تاتاری حملوں کی مدافعت کے لیے ایک لشکر تیار کیا اور ایک مجلس منعقد کی۔ جس میں خلیفۃ شیخ الاسلام عمر البلقینی اور چاروں قضاۃ شامل تھے۔ سلطان نے ان کے سامنے مساجد اور مدارس کے اوقاف سے مال لینے کا مطالبہ کیا۔ مگر سب نے مخالفت کی لیکن سلطان کے اصرار پر فیصلہ اس بات پر ہوا کہ ایک سال کی اوقاف کی آمدنی اور ایک سال کی آمدنی زمینوں کے خراج سے لی جائے۔ عوام کو اس سے بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔²⁴

سلطان قلیتباہی نے ۸۹۶ھ میں عثمانی ترکوں کے خلاف لشکر کی تیاری کے لیے تمام مکانات اور مرمر و معزز مینوں پر ٹیکس عائد کر دیے۔²⁵

یہی حال باقی ممالیک سلاطین کا بھی تھا۔ سلاطین کے کارندے ان ٹیکسوں کی وصولی کے لیے عوام الناس کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرتے۔ بعض اوقات ٹیکس کی ادائیگی نہ کرنے والوں کو پھانسی پر لٹکا دیا جاتا۔ ۹۰۸ھ میں سلطان غوری نے ہر اس شخص کو پھانسی دینے کا حکم دیا جو مفروضہ مال کی ادائیگی نہ کرتا۔²⁶ ان بھاری ٹیکسوں نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی اور وہ ممالیک سلاطین سے بدظن ہوتے چلے گئے۔

س۔ ظلم و زیادتی

ممالیک چراسیہ کے اکثر سلاطین ظالم اور جابر واقع ہوئے تھے۔ مخالفین کے لیے قہر کی مانند تھے۔ امراء ممالیک میں سے کوئی سازش کا مرتکب ہوتا تو اسے نہایت اذیت ناک طریقے سے قتل کر دیا جاتا۔ مثلاً سلطان برقوق نے اپنے ایک ساتھی علی بای کو جس نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی سازش کی تھی، نہایت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ابن تغری بروی لکھتا ہے:

"علی بای کو سلطان کے سامنے سخت عذاب دیا گیا۔ اس کے دونوں پہلوؤں اور گھٹنوں کو توڑا اور سینے کو چاک کر دیا گیا۔"²⁷

سلطان ناصر بن فرج کے تعلقات اپنے باپ کے ممالیک کے ساتھ بہت بگڑ گئے، انتقاماً بہت سے امراء ممالیک کا ناحق خون بہایا۔ رات کے وقت وہ نشہ کی حالت میں قلعہ سے باہر نکلتا پھر اس کے سامنے ان ممالیک کو پیش کیا جاتا۔ وہ ایک ایک کر کے ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتا اور ان کے چہروں کو پاؤں سے ٹھوکر مارتا تھا۔²⁸ سلاطین کے علاوہ امراء یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان کے افعال صراحتاً اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں افعال قبیحہ کا ارتکاب کیا کرتے تھے۔ ٹیکسوں کی وصولی کے سلسلے میں بھی ممالیک چراسیہ نے عوام پر ظلم و ستم ڈھائے۔ "جو شخص ٹیکس کی ادائیگی سے انکار کرتا اس کا سر کاٹ کر گھمایا جاتا اور ایک شخص نڈالگاتا کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو سلطان کی مخالفت کرتا ہے۔"²⁹ جس شخص کے پاس کثیر مال ہوتا تو سلطان اپنے کارندے اس کے پاس مال کی وصولی کے لیے بھیجتا۔ جو شخص انکار کرتا اسے سزا دی جاتی اور اس سے اس کا تمام مال و اسباب چھین لیا جاتا یہاں تک کہ وہ فقیر ہو جاتا۔

علوم دینیہ سے ناواقفیت

ممالیک چراسیہ کے اکثر سلاطین علوم دینیہ سے ناواقف اور عربی زبان سے نابلد تھے۔ ان سلاطین میں سے کئی قرآن کریم کی قرأت بھی نہ کر سکتے تھے۔ علوم دینیہ سے ناواقفیت اور جہالت نے ان کے اندر سفاکی اور بے رحمی جیسی صفات

پیدا کردی تھیں۔ سلطان اشرف اینال کے متعلق ابن تغری بردی لکھتا ہے: "وہ علوم و فنون سے عاری اور ان پڑھ تھا۔ نہ قرأت جانتا تھا اور نہ ہی کتابت حتیٰ کہ سورۃ فاتحہ کی قرأت بھی مشکل سے کرتا تھا۔ اس کی فرض نمازیں بھی عجیب تھیں۔ اور اس کے اکثر معاملات شریعت سے متناقض تھے۔"³⁰

یہی حال سلطان ظاہر بلہای کا بھی تھا۔ ابن تغری بردی کے مطابق: "سلطان ظاہر کا ملک میں موجود ہونا اور نہ ہونا برابر تھا۔ وہ امور مملکت میں کلی طور پر بے اختیار تھا۔ نہ تو قرأت جانتا تھا اور نہ ہی حروفِ تہجی کی پہچان رکھتا تھا۔"³¹

اندرونی سازشیں

ممالیک چراسیہ کے عہد کی ایک بڑی خرابی ایک دوسرے کے خلاف ہونے والی سازشیں تھیں۔ ہر بادشاہ کے کچھ خاص ممالیک ہوتے تھے۔ آئندہ آنے والا بادشاہ پہلے بادشاہ کے ممالیک کے ساتھ بدسلوکی کرتا۔ بعض اوقات امراء ممالیک ملکر بادشاہ کے خلاف سازش کر کے اسے تخت سے اتار دیتے۔ سلطان برقوق کو اپنے مملوک منطاش کے ساتھ بڑے طویل عرصے تک برسرِ پیکار رہنا پڑا۔ ۷۹۱ھ میں سلطان برقوق کو اس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے اپنی سلطنت سے بھی ہاتھ دھونا پڑے۔³² ۸۲۴ھ میں الملک المظفر احمد بن مؤید کم سنی میں بادشاہ بن گیا۔ اس کے اتابک طہر نے سازش کے ذریعے اس کو تخت سے اتار دیا اور خود بادشاہ بن گیا۔³³

قزاقوں کی لوٹ مار

داخلی فتنوں میں ایک بڑا فتنہ قزاقوں کا بھی تھا۔ یہ لوگ مصر کے کئی علاقوں میں مقیم تھے۔ مملوک سلاطین ایک طویل عرصہ تک ان سے برسرِ پیکار رہے۔ یہ لوگ شہروں میں گھس آتے اور لوٹ مار کر کے واپس چلے جاتے۔ بعض اوقات قافلوں کو بھی لوٹ لیا کرتے تھے۔ ۸۰۴ھ میں فرج بن برقوق کے زمانے میں بحری قزاقوں نے بنی عقبہ کے حجاج پر چڑھائی کی اور ان کا تمام مال و اسباب چھین لیا۔³⁴ ۸۶۵ھ میں عربان نے لبید پر حملہ کیا اور بحیرہ تک پہنچ گئے۔ سلطان احمد بن اینال نے ان کی تادیب کے لیے ایک لشکر روانہ کیا۔³⁵

۸۷۶ھ میں سلطان قلیتباہی کے عہد میں بنی حرام اور بنی وائل کے ڈاکوؤں نے قاہرہ پر چڑھائی کر دی۔ لوگوں کے مال مویشی لوٹے اور دنگا فساد کرنے کے بعد لوٹ گئے۔³⁶

سلطان غوری کے عہد حکومت میں ڈاکوؤں نے بیسیوں دفعہ حملے کیے۔ ان کے حملوں کے باعث راستے غیر محفوظ ہو گئے تھے۔ لوٹ مار کی کثرت نے شہروں میں بد امنی کی فضا پیدا کر دی تھی۔

آفاتِ سماویہ

ممالیک چراسیہ کا دور مصر کی تاریخ کا ایک بدترین دور سمجھا جاتا ہے۔ اس عہد میں مصر میں کثرت سے طاعون اور دیگر

وبائیں پھیلیں جس سے بستیوں کی بستیاں اجڑ گئیں۔ لوگوں کی کثیر تعداد ان وباؤں کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔ ۸۰۷ھ میں فرج بن برقوق کے دور حکومت میں ایسی سخت وبا پھیلی جس سے اچانک اموات واقع ہوئیں۔ یہاں تک کہ لوگ راستوں میں گر کر مر جاتے۔³⁷

۸۳۳ھ میں سلطان برسبای کے عہد میں عجیب و غریب طاعون پھیلا۔ ابن ایاس کے مطابق: "یہ طاعون دیگر طواعین سے مختلف تھا۔ اور تقریباً چار ماہ تک جاری رہا۔ اس کی وجہ سے لوگوں کی کثیر تعداد ہلاک ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن میں چوبیس ہزار جنازے اٹھتے تھے۔"³⁸

۸۵۵ھ میں بلاد مصر میں طاعون کی وبا سے لوگوں کی ایک کثیر تعداد ہلاک ہوئی۔³⁹ ۸۶۲ھ میں دیار مصر اور اس کے گرد و نواح میں کثرت سے وبا پھیل گئی۔ جس کی وجہ سے اشیائے صرف کی قیمتوں میں گرانقدر اضافہ ہوا۔ اور ممالیک اجلاب کا ظلم و ستم اس پر مزید تھا۔ چنانچہ لوگ تین بڑی آزمائشوں میں مبتلا ہو گئے۔ طاعون، مہنگائی اور ظلم و ستم۔⁴⁰

۸۹۷ھ میں مصر میں طاعون کی شدید وباء پھیل گئی۔ اس زمانے کے متعلق ابن ایاس لکھتا ہے: "اس عہد میں مصر میں شراب نوشی، سود خوری اور لوگوں کے حق میں ممالیک کے ظلم و ستم کی کثرت ہو گئی تھی۔ گویا کہ یہ تمام امور ان شہروں میں آفاتِ سماویہ کا سبب بنے۔"⁴¹

طاعون کے علاوہ اس زمانے میں مسلسل قطر و نما ہوئے۔ اکثر اوقات دریائے نیل میں پانی کی کمی کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار پر بُرے اثرات پڑتے تھے۔ قحط کی وجہ سے اشیائے صرف کی قیمتوں میں گرانی پیدا ہو جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے لیے اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔

خلاصہ بحث

عہد وسطیٰ میں مسلمانوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں مصر میں غلاموں کی تجارت عروج پر تھی۔ احمد بن طولون وہ پہلا بادشاہ تھا جو ان غلاموں کو خرید کر مصر لایا اور ان سے عسکری خدمات لیں۔ ایوبین کے عہد میں ان غلاموں کا جنہیں ممالیک چراسیہ کہا جاتا تھا، اثر و رسوخ بڑھتا چلا گیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر حکومت ایوبین کے ہاتھوں سے نکل کر ممالیک بحریہ کے قبضے میں چلی گئی۔ ممالیک بحریہ میں سے منصور قلاوون بادشاہ نے اپنی مملکت کے استحکام کے لیے بلادِ چراسیہ سے کثرت سے غلام خریدے اور انہیں عسکری و تہذیبی تربیت دی۔ ان غلاموں کو ممالیک چراسیہ کہا جاتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ممالیک چراسیہ کی امور سلطنت میں دخل اندازی بڑھتی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۸۴۷ھ میں حکومت ممالیک چراسیہ کو منتقل ہو گئی۔

ممالیک چر آکسیہ کے بعض سلاطین ایسے تھے جنہوں نے مصر کو اپنا وطن حقیقی سمجھ کر اس کی فلاح و بہبود کا خاص خیال رکھا۔ ان سلاطین کی خوبیوں میں تاتاری حملوں کی روک تھام، فرنگی حملوں سے مدافعت، حکومت مصر کی توسیع، مدارس و مساجد کا قیام اور صدقہ و خیرات جیسے اعمال خیر شامل ہیں۔ لیکن ممالیک چر آکسیہ کے اکثر سلاطین نہایت ظالم و سفاک اور علوم دینیہ سے ناواقف تھے۔ انہوں نے عوام الناس کے سیاسی حقوق پامال کرتے ہوئے ان پر ناجائز ٹیکسوں کا بوجھ لاد دیا۔ مزید برآں آپس کی اندرونی سازشوں اور بحری قزاقوں کی لوٹ مار نے مملکت مصر کو کمزور کر دیا۔ ستم بالائے ستم آسمانی آفات، طاعون کی کثرت اور قحط نے مصر کے حالات مزید خراب کر دیے۔

(المواشش References)

- 1۔ المقریزی، احمد بن علی، تقی ابی العباس (م ۸۴۵ھ)، کتاب المواعظ والا اعتبار بذکر الخطط والآثار، المعروف بالخطط المقریزیة، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ۱۹۹۸ء، ۲/۲۲۱
- 2۔ القلقشنندی، احمد بن علی (م ۸۲۱ھ)، صبح الأعشی فی صناعة الإنشاء، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۳/۲۲۸
- 3۔ ابن ابیاس، محمد بن احمد (م ۹۲۸ھ)، بدائع الزهور فی وقائع من الدهور، المطبعة الکبری الامیریة ببولاق مصر الحمیة، ۱۳۱۱ھ، ۱/۳۷
- 4۔ الخطط، ۲/۲۳۶؛ اسماعیل بن علی، أبو الفداء (م ۷۳۲ھ)، المختصر فی أخبار البشر، المطبعة الحسینیة المصریة، ۱۷۹/۳/۲
- 5۔ بدائع الزهور، ۱/۲۵۷؛ الخطط، ۲/۲۳۷؛ زینب بنت علی (م ۱۳۳۲ھ)، الدر المنثور فی طبقات ربات الخدور، المطبعة الکبری الامیریة مصر، ص ۱۷۹؛ المختصر فی أخبار البشر، ص ۱۷۸ تا ۱۸۳
- 6۔ الخطط، ۲/۲۴۲
- 7۔ بدائع الزهور، ۱/۲۵۷؛ عبد الملک بن حسین العصامی المکی (م ۱۱۱۱ھ)، سبط النجوم العوالی فی انباء الاولاد والاولیاء، المطبعة السلفیة وکتابتھا، ۳۰، ۳۱/۴

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 1/257; ‘AbDa ʿAlmlk Bīn Ḥusyn ʿAl-ṣamy ʿAlmakī, Simṭa ʿAlnūjūm ʿAl-wāly Fī ʿĀ Nba’ ʿAlĀwāyila Wāltwāly, ʿAlmṭb’ ʿAlslfy WmktbtuA, 4/30,31.

8۔ ابن الشحنة، محمد بن محمد، محب الدین ابو الولید (م ۸۱۵ھ)، روض المناظر فی علم الأوائل والأواخر، تحقیق: سید محمد مہدی، عباس احمد

الباز، مکتبہ المکرمة، ۱۴۱۷ھ-۱۹۹۷ء، ص ۲۹۱

AḥbNa ʿAlshāḥNaṭi, Muḥammād Bīn Muḥammād, Muḥibā ʿAldyN Aābū ʿAlwlyD, Rawāḍa ʿAlMunāziru Fī ʿilMi ʿAlaṇa Wāila Wālaṇa Wākhr, ThqyQ: ŠyD Muḥamāda MiḥNaŷ, ‘abāsuṇ Aāḥamida ʿAlBāzu, Mkaṭ ʿAlmkrmī, 1997, P:291

9۔ بدائع الزهور، ۱/۱۵، ۱۰۸، ۹۷، ۹۶؛ نیز دیکھیے: المختصر فی أخبار البشر، ۲/۴، ۱۴/۱۲

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 1/96,97,108,115; ʿAlMukḥTaṣara Fī ʿAkhBāri ʿAlBashari, 2/4/14.

10۔ جمال الدین ابوالمحسن یوسف بن تغری بردی (م ۸۷۴ھ)، النجوم الزاهرة فی ملوک مصر وقاہرہ، University of California Publications, ۱۲/۶۱؛ ۲/۳۸۲، بدائع الزهور، ۱/۳۰۲

Jamālu ʿAldyN Aābū ʿAlMaḥāsini YWsf Bīn TughRī Biradīyī, ʿAlnūjūma ʿAlzāḥira Fī Mulūki MiṣRī Waqāhiraṭi, University of California Publications, 12/16 and 2/382; Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 1/302

11۔ بدائع الزهور، ۱/۳۳۵

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 1/335

12۔ بدائع الزهور، ۲/۱۸، ۱۷

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 2/17,18

13۔ النجوم الزاهرة، ۶/۵۴۸

ʿAlnūjūma ʿAlzāḥira, 6/548

14۔ بدائع الزهور، ۲/۱۶۲

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 2/162

15۔ محمود رزق سلیم، عصر سلاطین الممالک ونتائج علمی والأدبی، مکتبۃ الأدب بالجماین، ۱۹۶۵ء، ۲/۲۶۰

MaḥMūd Riṣq SlyM, ‘AṣRa SlatyN AlmmalyK Wa nitājahu ʿAl ʿilMi Wāl AṇaDubīyū, Mktbat ʿAlaṇa Dubā Baljmanyn, 1965, 2/260

16۔ بدائع الزهور، ۲/۱۰۴؛ النجوم الزاهرة، ۵/۵۹۵

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 2/104; ʿAlnūjūma ʿAlzāḥira, 5/595;

17۔ بدائع الزهور، ۲/۶؛ النجوم الزاهرة، ۶/۳۹۵

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 2/6; ʿAlnūjūma ʿAlzāḥira, 6/395

18۔ بدائع الزهور، ۲/۱۵۳

Badāyī‘u ʿAlzūhwri, 2/153

19۔ ایضاً ۲/۲۱۰؛ احمد بن یوسف بن احمد الدمشقی ابو العباس، کتاب أخبار الدول واثار الأول فی التاريخ، عالم الکتب بیروت، ص ۲۱۷؛ سبط

النجوم کا مؤلف سلطان قلیتباہی کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ ایک جلیل القدر اور نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے والا بادشاہ تھا۔ اس نے کئی مساجد، رباط اور عظیم الشان جوامع تعمیر کروائیں۔ مصر، شام اور غرہ میں اس کے کئی آثار جمیلہ اور خیرات جزیلہ ابھی

تک موجود ہیں۔ دیکھیے: سبط النجوم، ۴/۴۳

Aāyda^a, 2/210; Āḥmad Bīn Yusif Bīn Āḥmad Aldimashqi 'Abu Al-Abaas, Kṭab AākḥBāra Aldūwal Wa'atar Al'awal Fī Altaarikh, Ealam Alkitab Bayrut, P: 217; Simṭa Alnūjūm, 4/43

²⁰۔ ابن طولون، نقش الدین محمد بن علی، مفاکھة الخلان فی حوادث الزمان، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ۱۹۹۸ء، ۳۱/۱
IbNa Tūlūn, ShāmSa AldyN Muḥammād Bīn 'Āli, Mufākahaṭa AlKhulāāni Fī Ḥwādithi Alzāmāni, Dāra Alktb Al'ilmīāṭa ByRwt LubNānuⁿ, Beirut LubNān, 1998, 1/31

²¹۔ عصر سلاطین الممالیک، ۲/ ۲۶۵؛ عبد الوهاب عزام، ڈاکٹر، مجالس السلطان الغوری صفحات من تاریخ مصر فی القرن العاشر الهجری، مطبعة الهند التالیف والترجمہ والنشر، ۱۳۶۰ھ۔ ۱۹۴۱ء، ص ۳۲

'AṣRa SlatyN AlmmalyK, 2/265; 'AbDu AlwAb 'Azāamuⁿ, AldūkTwr, Majālis Alsūlṭāni AlGḥawrī Ṣafḥātīⁿ Min TaryKh MiṣRuⁿ Fī AlQarNi Al'āshiri AlHijRīⁿ, MiṭBa'aṭa AlNd AlṭalyF WāltārJamaṭa WālnāshRa, 1941, P:32

²²۔ عصر سلاطین الممالیک، ۳/ ۸۴

'AṣRa SlatyN AlmmalyK, 3/84

²³۔ ایضاً، ۱/ ۲۶۷

Aāyda^a, 1/267

²⁴۔ بدائع الزهور، ۱/ ۲۶۷

Badāyi'u Alzūhwri, 1/267

²⁵۔ ایضاً، ۲/ ۲۶۸

Aāyda^a, 2/268

²⁶۔ عصر سلاطین الممالیک، ۲/ ۲۹۲

'AṣRa SlatyN AlmmalyK, 2/292

²⁷۔ النجوم الزاهرة، ۱۲/ ۸۸

Alnūjūma Alzāahira, 12/88

²⁸۔ بدائع الزهور، ۱/ ۲۲، ۳۵۳؛ عصر سلاطین الممالیک، ۱/ ۲۶۷

Badāyi'u Alzūhwri, 1/353,22; 'AṣRa SlatyN AlmmalyK, 1/267

²⁹۔ کتاب أخبار الدول، ص ۱۳۸

Kṭab AākḥBāra Aldūwal, P:138

³⁰۔ النجوم الزاهرة، ۷/ ۵۵۹

Alnūjūma Alzāahira, 7/559

³¹۔ ایضاً، ۷/ ۸۳۱

Aāyda^a, 7/831

³²۔ بدائع الزهور، ۱/ ۲۶۹، ۲۷۰

Badāyi'u Alzūhwri, 1/269,270

³³۔ ایضاً، ۲/ ۱۲

Aāyda^a, 2/12

³⁴۔ بدائع الزهور، ۱/۳۴۰

Badāyī‘u Ālzūhwri, 1/340

³⁵۔ ایضاً، ۲/۶۷

Aāyḍaḥ, 2/67

³⁶۔ ایضاً، ۲/۱۳۵: بحری قزاقوں اور فرنگیوں کی لوٹ مار کے واقعات کے لیے دیکھیے: عبدالباسط بن خلیل الظاہری الحنفی (م ۹۶۰ھ)، نیل

الآمل فی ذیل الدول، تحقیق: ڈاکٹر عمر عبدالسلام تدمری، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت ۲۰۰۲ء، ۶/۷۱، ۱۲/۱۰۰، ۹۱، ۶۱

Aāyḍaḥ, 2/135; ‘AbDu ĀlBāsīt Bīn KhlyL Ālzāḥirīā ĀlHunFīā, NyL ĀlĀmal Fī Dhyl Āldūwala , ThqyQ: ‘Umar ‘AbDu ālsalām Tdmry, Ālmktbī Āl‘şryī ŞyDā ByRwt, Beirut, 2002, 6/7, 12/61,91,100

³⁷۔ بدائع الزهور، ۱/۳۴۸

Badāyī‘u Ālzūhwri, 1/348

³⁸۔ ایضاً، ۲/۱۸: کتاب أنخبار الدول، ص ۲۱۲

Aāyḍaḥ, 2/18; Kṭab ĀakhBāra Āldūwal, P:212

³⁹۔ جمال الدین أبوالمحسن یوسف بن تغری بردی، حوادث الدهور فی مدی الایام والشهور، University of California Publications

۱۹۴۲، ۱/۱۰۹

Jamālu ĀldyN Āābū ĀlMaḥāsini YWsf BN TughRī Biradīyīā, Hwādithu Āldūhwri Fī Mdy Ālāyām Wāshhwr, University of California Publications, 12/16 and 2/382; Badāyī‘u Ālzūhwri, 1/109

⁴⁰۔ النجوم الزاهرة، ۷/۵۳۳: نیل الآمل، ۶/۷۷

Ālnūjūma Ālzāḥira, 7/534; NyL ĀlĀmal, 6/77

⁴¹۔ بدائع الزهور، ۲/۷۷۳

Badāyī‘u Ālzūhwri, 2/273